سیرت اعلحضرت امام احمد رضا خانؒ

اللہ تعالی نے قرآن میں حکم دیا

'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔''

یہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہم سب کو یہ کہا گیا ہے کہ اچھے لوگوں کے ساتھ رہو چلو جو دنیا میں ہیں سچے لوگ ان کے ساتھ تو رہنے کی سمجھ آتی ہے انسان ان کے ساتھ بیٹھے اٹھے ان کی زیارت کو جائے اپنے شیخ سے ملے اپنے مرشد سے ملے اللہ والوں کے پاس جائے یہ قرآن کا حکم ہے یہ کوئی آپشن نہیں ہے کہ اگر جی چاہے تو چلے جاؤ نہیں تو گھر ہی بیٹھو۔

یہ نہیں کہا ضرور سچے لوگوں کے ساتھ رہو قلو کا مطلب ہوتا ہے جڑ کے رہنا اور ساتھ معہ کا لفظ بھی لگا دیا بالکل ہی ساتھ جڑ و قریب رہو دور دور بھی نہیں چلو جو دنیا میں ہیں ان کی تو سمجھ آتی ہے جو مولا گزر گئے۔

حضرت غوث اعظم تشریف لے گئے حضرت پیر مہر علی تشریف لے گئے حضرت معین الدین چشتی اجمیری تشریف لے گئے حضرت داتا صاحب آج دنیا میں نہیں ہیں تو ان کے ساتھ کیسے رہے؟ حکم تیرا ہے کہ جتنے سچے ہیں ان کے ساتھ رہو تو کیسے رہے؟ کیا ہر وقت ان کی قبر پر بیٹھے رہے کیا ہر وقت ان کو خوابوں میں دیکھتے رہے نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جس بھی ایسے شخص کے ساتھ تم رہنا چاہو جو دنیا سے جا چکا ہے تو اس کا ذکر چھیڑ دو یہ ایسے ہی ہے جیسے تم اس کی محفل میں جا کر بیٹھتے ہو یہ بالکل ایسے ہی ہے وہی برکتیں وہی رحمتیں وہی کرم جو ان کی محفل میں بیٹھ کر حاصل ہوتا ہے ان کا ذکر کرنے والوں کو بھی دیا جاتا ہے لحاظ قرآن کے حکم پر عمل ہو گیا کہ تم سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو اور اس کا یہی حل ہے ان کی یاد میں مجلس کی جائے ان کا نام لیا جائے ان کے کارناموں کا ذکر کیا جائے اور یہ جو نسل ہے ہماری چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ان کو بتایا جائے کہ ہمارے اصل ہیرو کون ہیں؟؟ یہ بہت ضروری ہے بلکہ یہ تو بچے ہیں ہمارے نوجوانوں کو اعلحضرت کا نہیں پتہ نوجوان چھوڑ و بوڑھوں کو بھی نہیں پتہ اعلحضرت کون ہیں؟؟ علم ہی کوئی نہیں تو یوہی لگتا ہے زندگی اسی طرح گزر رہی ہے جب انسان کے سامنے کسی ہیرو کا ذکر کسی بڑے کا ذکر آتا ہے تو پھر اس کو اپنے آپ پر فخر ہوتا ہے۔ کہ میں ایسی نسل سے ہوں میں ایسی قوم سے ہوں جن میں ایسے ایسے اعلی بندے پیدا کیے ہوئے ہیں تو یہ اللہ کا حکم بھی ہے کہ لوگوں کے ساتھ رہو ذکر کرتے رہو کرواتے رہو۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

''جہاں کسی اللہ والے نیک شخص کا ذکر ہو گا جہاں کہی ذکر ہو گا کسی صلح بندے کا نیک بندے کا نازل ہوں گئی ان پر اللہ کی رحمت۔۔۔ جہاں کہی نیک شخص کا ذکر ہو گا وہاں اللہ کی رحمت نازل ہو گئی۔''

تو اس سے یہ پتہ چلا ہم جو اس وقت بیٹھے ہیں تھوڑی سی سردی میں اور رات کا وقت ہے اپنے بستروں کو چھوڑ کر گھروں کو چھوڑ کر ہم یہاں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ گفتگو ہو رہی ہے نعتیں پڑی گئیں لنگر پیش ہو گا تو اللہ معاف فرمائے ہم کوئی بے وقوف لوگ نہیں ہم اپنا وقت ضائع نہیں کر رہے ہم اپنی جھولیاں اللہ کی رحمت سے بڑھ رہے ہیں اور اعلحضرت جیسے شخص کا ذکر چند لمحوں کے بعد میری مجال نہیں کہ ان کی بارگاہ میں ہدیہ محبت پیش کر سکوں ابھی تو ہم تف مقتب بھی نہیں۔

اعلحضرت بہت بڑے شخص ہیں جن کا نام ہی اعلحضرت ہے جن کا لقب ہی اعلی حضرت ہے وہ کیسی شخصیت ہوں گے اور صدیوں میں ایسا لقب کسی کو نہیں ملا چودہ سو سال سے اس لقب کا ایک ہی شخص آیا ہے وہ حضرت امام احمد رضا ہی ہیں جن کو اعلحضرت امت نے کہا ہے امت نے اور علما نے اور اس وقت کے تمام صوفیا نے مل کر آپ کو یہ لقب دیا کہ آپ اعلحضرت دیا بلکہ جس شہر میں آپ کا مزار انور ہے بریلوی شریف انڈیا میں ہندوستان میں آپ کا مزار ہے وہاں کثرت سے ہندو رہتے ہیں بریلی میں زیادہ تر ہندوؤں کیا آبادی ہے تو وہاں جب کوئی جا کر کہتا ہے نہ ہم نیا امام احمد رضا کے مزار پر جانا ہے ان کے مزار پر ہمیں لے چلو کسی رکشے والے سے کسی ٹیکسی والے سے کہ مجھے وہاں امام احمد رضا کے مزار پر لے چلو وہ کہتے ہیں احمد رضا کو ہم نہیں جانتے ہم تو اعلحضرت کو جانتے ہیں اعلحضرت کے مزار پر جائیں گیا اللہ! ہندو بھی کہتے ہیں آپ اعلحضرت ہیں بلکہ ایک اور نے کہا کہ آپ بڑے مولوی صاحب کے مزار پر جائیں گے ہندوؤں کو بھی پتہ ہے یہ اعلحضرت ہیں اللہ امام احمد رضا خانؒ اللہ ساری رحمتیں آپ کی قبر انور پر نازل فرمائے۔

ے **مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام** **شمع بزم ہدایت پر لاکھوں سلام**

لکھنے والے یہ کلام شورہ آفاق کلام آپ کا ہے آج جب مسجدوں سے اس کی آوازیں بلند ہوتی ہیں کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ یہ کلام کس نے لکھا ہے یہ کتنا پیارا کلمہ ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام

ایسے جیسے گھی شکر منہ میں گھل جاتا ہے مجھے یاد ہے ہم بچپن سے مسجدوں میں سنا کرتے تھے بڑا ہی مزہ آتا تھا آپ کو بھی آتا ہو گا مزے سے سنتے تھے یہ کتنا پیارا کلام ہے اور خودی زبان پر چڑھتا تھا

شمع بزم ہدایت پر لاکھوں سلام

سمجھ نہیں آتی تھی ترجمہ بھی نہیں آتا تھا بچپن میں مسجدوں میں سارے لوگ ایسے کھڑے ہو جاتے تو مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام مزہ بہت آتا پڑھتے رہتے یہ تو پتہ ہی نہ تھا یہ تو اعلحضرت نے لکھا ہے پھر بچپن میں میری والدہ محترمہ نے ایک نعت سیکھائی تھی آپ کو وہ بہت پسند تھی سیکھائی کہا آپ پڑھو

ے **ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں** **جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں**

مجھے بہت مزہ آتا تھا ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ یہ ان کون ہیں لیکن بچپن تھا نہ یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ ان کون ہیں لیکن مزہ آتا تھا کہ کتنا پیارا لفظ ہے انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں غنچوں کی بھی نہیں تھی سمجھ آتی غنچے کسے کہتے ہیں جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں کوچے کا بھی نہیں پتہ ہوتا تھا پڑھتے رہتے تھے بچپن میں جب ہم پیپلز کالونی شفٹ ہوئے تو حضرت صاحب قبلہ یہاں مدینہ مسجد میں جمعہ پڑھانے آتے ہوتے تھے تو ایک دن آپ جلدی آ گئے عادت تھی میری کہ میری والدہ مجھے مسجد میں ہر جمعے کو تیار کر کے نہلا کر نئے کپڑے صاف

کپڑے پہنا کر مجھے مسجد میں بھیجا کرتی تھی جا کر سپیکر کھولو اور اذان بھی دو اور نعت بھی پڑھو تو میں جایا کرتا تھا کچی سی مدینہ مسجد ہوتی تھی تو جا کر میں سپیکر کھولتا نکال کر میں پہلے اذان دیتا اذان کے بعد میں یہی نعت پڑھتا تھا۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں

تو حضرت صاحب قبلہ آپ اندر آئے پہلی بار مجھے یاد ہے آپ اندر آئے تو پہلی بار یہ کلام پڑھا ہے مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ میرے پیچھے بیٹھے ہیں جونہی میں نے نعت ختم کی تو پیچھے مڑا تو دیکھا کہ ایک شخص ہے بڑا خوبصورت رومال لورامامہ پہنا ہوا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں رو رہے تھے بڑے پیار سے مجھے گلے لگایا پیار کیا اور کہا بیٹے یہ تمہیں کس نے سیکھایا تھا میں نے کہا جی میری والدہ نے سیکھایا اتنا پتہ تھا کہ یہ مولوی صاحب یہاں جمعہ پڑھاتے ہیں لیکن پتہ ہی نہ تھا کہ اعلحضر ت کے کلام نے مجھے ان کے اتنا قریب کر دیا اس کے بعد پھر با قاعدہ بھیجنا گھر اس کو بلا کر لاؤ محفل میں جانا ہے ہم نے اس سے آج وہی کلام سننا ہے

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں وہ چلتا چلتا سلسلہ آج یہاں تک پہنچا کہ آج ہر طرف نعتوں کی بہاریں ہیں درس قرآن کے مختلف انداز ہیں اور اعلحضر ت کے اس کلام کا میں کتنا شکر ادا کروں جنھوں نے ہمیں حضرت صاحب کے اتنا قریب کیا کہ قبلہ عالم نے اپنی محبتیں ہم پر نچھاوڑ کر دی۔ لحاظہ اعلحضر تؒ آپ اپنے زمانے کے مجدد ہیں اور آپ تجدید کرنے والے ہیں اللہ تعالی ہر سو سال کے سرے پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے ایسے انسان کو پیدا کرتا ہے جو دین کے اوپر آئی ہوئی ساری گرد کو ختم کرتا ہے اور دین کو دوبارہ وہی کر دیتا ہے جو محمد مصطفیٰ کے دور میں تھا وہی دین دوبارہ نیا کر دیتا ہے یہ اللہ کا نظام ہے اللہ چودو سو سالوں سے ایسے کر رہا ہے ہزار سال کے سرے پر ہزار سال کا مجدد بھیجتا ہے اور سو سال کے سرے پر سو سال کا مجدد بھیجتا ہے ہزار سال کے سرے پر آچکا شیخ احمد سرہندیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ

۔ جہاں میں اولیا نے کب یہ مرتبہ پایا   بتا دے کوئی کعبہ کس کی خاطر ہند میں آیا

حضرت مجدد الف ثانی وہ ہے جن کی محبت میں اللہ نے کعبے کو بھی آپ کے پاس بھیجا کہ اے مجدد آپ حج کرنے نہیں آسکتے بیمار ہو گئے ہیں کوئی بات نہیں ہم کعبہ آپ کے پاس بھیجنے لگے ہیں اٹھیئے اور اس کا طواف کیجیے یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شان ہے ہزار سال کے مجدد آپ ہیں پھر اس کے ہر سو سال بعد اللہ تعالی ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو اس سو سال کے اندر دین کے اوپر لوگوں کی خرافات آچکی ہوتی ہیں جو زمانے میں بدلاؤ آچکا ہوتا ہے لوگوں کی سوچ خراب ہو چکی ہوتی ہیں وہ آ کر ان سوچوں کو وہی کر دیتا ہے جو حضور کے دور میں تھیں لحاظہ اعلحضر ت امام احمد رضا خانؒ کا کارنامہ یہ ہے کہ آپ اس صدی کے مجدد ہیں جس میں ابھی میں اور آپ بیٹھے ہیں اس صدی میں جتنے بھی کام دین کیا اور رحمتوں کے چل رہے ہیں وہ مجدد الف ثانی سے ہوتے ہوئے آپ کے قدمین سے چل رہے ہیں حضرت اعلحضر ت امام احمد رضا خانؒ

اللہ تعالی نے اس ایک شخصیت کے اندر اتنے انوار اور خصوصیات بڑے ہوئے ہیں

آپ ایک وقت میں قرآن کے حفظ بھی ہیں, آپ قرآن کے مفسر بھی ہیں, آپ قرآن کے تراجم کرنے والے بھی ہیں, آپ کو ریاضی میں فزکس میں کیمسٹری میں مہارت تھی, آپ علم الکلام کے بھی ماہر ہیں آپ علم الاآداب کے بھی ماہر ہیں آپ تاریخ اسلام کے بھی ماہر ہیں آپ التفسیر کے بھی ماہر ہیں اللہ نے آپ کی شخصیت میں بہترین شاعر بھی چھوپایا ہوا ہے بہترین اردو جانتے تھے بہترین عربی جانتے تھے بہترین فارسی جانتے تھے دنیا کی دس زبانوں پر عبور تھا انگلش میں آپ سے بہتر کوئی نہیں بولنے والا تھا زمانے کے استادوں کے استاد تھے اعلحضر ت فقہ کے بھی امام تھے فقہ میں بھی آپ نے کارناموں پر مشتمل آپ نے فتوا رضویہ لکھا وہ آج بھی شورہ آفاق ہے چونکہ میں ان لوگوں سے بات کر رہا ہوں جو ابھی پہلی بار آپ کا تعارف لے رہے ہیں لحاظہ ابھی اتنا ہی کافی ہے۔ ابھی پہلی بار آپ ان کا ذکر سن رہے ہیں کہ وہ کیسی شخصیت ہیں دوسری بار سنے گے تو انشا اللہ اور مزہ آئے گا۔

جب آپ کعبہ شریف کی زیارت کے لیے آتے با قاعدہ جب آپ مکہ شریف تشریف لے جاتے تو پورے مکے میں آپ کے لیے اعلان ہوتا لوگوں سنو کہ ہندوستان سے آپ کے لیے احمد رضا آیا ہوا ہے جس نے کوئی مسئلہ پوچھنا ہو اس سے جا کر پوچھے آپ کعبہ شریف کے علاقے میں بیٹھ جاتے اور لوگ آ کر آپ سے دین کے مسئلے پوچھتے آپ ہر ایک کو رہنمائی دیتے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ آپ جب حج کرنے گئے تو لوگوں نے جو حاسدین میں انہوں نے جو مکہ شہر کا مفتی تھا بڑا اس سے جا کر کہا تم اس شخص کا یہاں داخلہ بند کرو نہیں تو تمہارا نام کوئی نہیں لے گا سارے اسی سے مسئلے پوچھتے رہے گے لحاظہ تم یہاں مکے میں داخلہ بند کرو اس کا یہ تو یہاں آتا ہے سارے لوگ اسی کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں تو اس نے کہا ایسی کون سی بات ہے اس کا تو مسلک بھی اور ہے ہم لوگ اور مسلک کے ہیں یہ اور مسلک کی باتیں کرتا ہے تو اس مفتی نے کچھ مفتیان کو بھیجا کچھ سوالات دے کر جاؤ جا کر سوالات کے جواب تو لے کر آؤ احمد رضاؒ سے وہ آ گئے آپ موجود تھے کعبہ شریف کی حدود میں انھوں نے آ کر سوال کیا حضرت آپ آتے ہیں ہر سال یہ زرہ ہمارے سوالوں کے جواب تو دیں آپ دن رات یہاں آ کر لوگوں کو بیٹھا لیتے ہیں یہ سوال ہیں کچھ آپ نے بڑی محبت سے فرمایا دیکھو میری آج طبعیت کچھ ناساز ہے اگر مجھے وقت دو تو کچھ کل پر رکھ لو یا شام پر رکھ لو وقت دے دو ابھی فی الحال نہیں انہوں نے کہا نہیں آپ بہانے بازی کر رہے ہیں آپ اس کا مطلب ہیں کہ بھاگ رہے ہیں جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ نے کہا اچھا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے ظاہر بات ہے وہ عربی تھے سارے تو انھوں نے عربی میں سوالات کیے تو آپ مسکرا دیئے آپ نے کہا دیکھو بات یہ ہے کہ میری مادوی زبان جو ہے عربی نہیں ہے میری مادری زبان اردو ہے تو مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اگر میں نے آپ کو اردو میں جواب دیا تو آپ کو سمجھنے میں مشکل ہو جائے گی چلو میں آپ کو عربی میں ہی جواب دیتا ہوں۔ وہ پہلے تو اس بات پر حیران ہو گئے کہ اس کو عربی تھوڑی آتی ہوگی لیکن آپ نے جب ان کو عربی میں جواب دیئے اور با قاعدہ لکھ کر دیئے تو وہ سارے کے سارے آپ کے ہاتھ پر با قاعدہ بیعت کر کے گئے کہ عربی بھی اتنی اچھی بولتے ہیں اور سوالوں کے جواب بھی شافی دیئے ہیں لحاظہ آپ کا علمی مقام اتنا بڑا ہے کہ اگر میں اس طرف نکل گیا تو میرے پاس وقت کم ہو جائے گا۔ چار ہزار سے زیادہ کتابیں آپ نے لکھی ہوں گی مختلف

موضوعات پر کوئی ایسا موضوع نہیں زندگی کا جس پر آپ نے کتاب نہ لکھی ہو اور ایسی اعلی اللہ نے آپ کو شاعری کی توفیق دی تھی کہ وہ شاعری جب آپ نے حضور علیہ السلام پر لکھی اور آپ نے جب قلم حضور پر اٹھایا

آپ خود فرماتے ہیں میرے قلم نے شاعری جب لکھی ہے تو صرف محمد مصطفیٰ پر لکھی ہے میں نے کبھی کسی اور شخص کے لیے شاعری نہیں کی بس میں نے اپنے نبی کے لیے ہی کی ہے۔

اس دور میں ایک بڑا امیر شخص تھا اس کو جب پتہ چلا کہ یہ تو ایک بہت اچھا شاعر ہے تو اس نے آپ کو کچھ تحفے تحائف دے کر کہا کہ حضرت آپ کچھ میرے لیے بھی لکھ دیں۔ میری شان میں چند لفظ لکھ دیں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی اس کے بدلے آپ یہ مجھ سے ہدیہ قبول کریں اور میرے لیے کوئی شعر لکھ دیں۔ اللہ اکبر

آپ نے پھر اس کا جواب دیا تھا

پڑے اس بلا میں میری بلا کروں کروں مدت اہل دول رضا

پڑے اس بلا میں میری بلا میں گدا ہوں اپنے کریم کا

میرا دین پارہ نہ نہیں

آپ نے کہا کہ تم مجھے روٹی کے ٹکڑے کے لیے شاعری کہتے ہو میں تو اپنے کریم کے لیے قلم اٹھتا ہوں کروں مدت اہل دول رضا یہ جو دولت والے ہیں ان کی مدعا کروں میں اسکی مدعا نہیں کر سکتا پڑے اس بلا میں میری بلا یہ جو تم مجھے بلا ڈال رہے ہو میں تیرے لیے شاعری نہیں کرتا میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نہ نہیں میں یہ شاعری نہیں کر سکتا اس قدر اللہ تعالی نے آپ کو یہ سعادت بخشی تھی کہ فل بدی شعر کہا کرتے تھے اللہ نے آپ کو صلاحیت بخشی تھی اور کئی آپ کی ایسی نعتیں ہیں جو آپ نے چلتے چلتے لکھی ہیں اور اتنی مقبول ہوئی ہیں جیسے کئی کئی مہینوں میں لکھی ہیں۔ آپ جب مدینے تشریف لے گئے مدینہ کا قیام جو ہے وہ مختصر تھا چار پانچ دن تو اس وقت آپ نے کلام لکھا

وہ سوئے لالہ زار پڑتے ہیں تیرے بن اے بہار پڑتے ہیں

ہر چراغ مزار پر قدسی دیوانہ وار پڑتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر اور کچھ گرد مزار پڑتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر اور کچھ گرد مزار پڑتے ہیں میں گدا ہوں اپنے کریم کا میں تو اپنے کریم کے لیے قلم اٹھاتا ہوں کروں مدت اہل دول رضا یہ جو دولت والے ہیں ان کی مدعا کروں میں ان کی مدعا نہیں کر سکتا پڑے اس بلا میں میری بلا یہ جو تم مجھ پر بلا ڈال رہے ہو میری بلا اس میں پڑے میں تیرے لیے شاعری نہیں کرتا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نہ نہیں اللہ اکبر اس قدر پائے کی اللہ تعالی نے آپ کو سعادت دی تھی فل بدی شعر کہا کرتے تھے اللہ نے آپ کو صلاحیت بخشی تھی کئی آپ کی ایسی نعتیں ہیں جو آپ نے چلتے چلتے لکھی ہیں لگتا ہے جیسے کئی کئی مہینوں میں لکھی ہیں اور آپ جب مدینہ تشریف لے گئے تو مدینہ کا قیام مختصر تھا پانچ سات دن آپ رہے تھے تو اس دوران آپ نے لکھی تھی جو کلام آپ نے پڑھا

وہ سوئے لالہ زار پڑتے ہیں تیرے بن اے بہار پڑتے ہیں

ہر چراغ مزار پر قدسی دیوانہ وار پڑتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر اور کچھ گرد مزار پڑتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر اور کچھ گرد مزار پڑتے ہیں فرشتے بھی دیکھ رہے تھے آپ کو ظاہر بات ہے دیکھا تو لکھا نہ بغیر دیکھے تو نہیں نہ لکھا لاکھوں قدسی قدسی کہتے ہیں فرشتوں کو لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر کچھ ادھر خدمت کر رہے ہیں کچھ وہاں کر رہے ہیں گنبد کی طرف دیکھا تو لاکھوں گرد مزار پڑتے ہیں

جان ہیں وہ جان کیوں نظر آئے کیوں عدو گرد غار پڑھتے ہیں

حضور جب غار ثور میں گئے تھے تو وہاں ڈھنڈنے گئے تھے کافر آپ کو تو حضور علیہ السلام اندر غار میں تھے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ تھے اور جب فرمایا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا کہ آپکو غم زدہ ہے تو فرمایا تھا۔ قرآن کی آیت ۔۔۔ نہ غم کیجیے اللہ ہمارے ساتھ ہے اور مکڑی نے جالا تن دیا غار ثور کے دوراز ے پر اور ساتھ ہی کبوتری نے آ کر انڈے بھی دے دیے تو وہ جب آئے اور کہا جالا تنا ہوا ہے اور کبوتری نے انڈے دیے ہیں یہاں سے کوئی گزرا ہی نہیں ہوگا تو چلے گئے تو اعلحضرت نے اس کا نقشہ یہاں کھینچا۔

جان ہیں وہ جان کیوں نظر آئے ہئ جان تو نہیں نہ نظر آتی ہوتی ہے وہ اندر ہی ہوتی اندر ہی ہے لیکن نظر نہیں آتی جان ہیں وہ جان کیوں نظر آئے کیوں عدو گرد غار پڑتے ہیں یہ جو تم دشمن غار کے گرد پڑتے ہو تمہیں وہ نظر نہیں آنے کیونکہ جان ہیں وہ اس جہان کی حد کر دی

ے ہائے غافل کیا جگہ ہے وہ جہاں پانچ جاتے ہیں چار پڑتے ہیں

یہ کیا کہہ گئے پانچ جاتے ہیں چار پڑتے ہیں تو حضرت صاحب نے اس کا عقدہ حل کیا کہا یہ جنازے کی بات کر رہے ہیں جنازے پر چاروں قدموں پر چار لوگ ہوتے ہیں اور پانچواں درمیان میں میت ہوتی ہے پانچ ہوتے ہیں جب جاتے ہیں اور چار ہوتے ہیں جب واپس آتے ہیں۔ ہائے غافل کیا جگہ ہے وہ جہاں پانچ جاتے ہیں چار پڑتے ہیں۔ آپ کا دل جب حضور کی زیارت کے لیے مچل رہا تھا بار بار آقا ﷺ سے کہا حضور زیارت کروائیے لیکن زیارت نہیں ہو رہی تھی تو پھر آخری لفظ لکھے

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا تجھ سے شدا ہزار پڑتے ہیں

یہاں تو ہزار کتنے لوگ پڑے ہیں تو بھی انھی جیسا ہے تیری بات کو کون پوچھے گا جب اتنی محبت سے یہ جملہ کہا میں نے آنکھیں سامنے کی تو حضور ہاتھ اٹھا کر کھڑے تھے آجاؤ اور مل لو اتنا عاجری والا جملہ کہے گئے کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا آؤ ہم تیری بات پوچھتے ہیں آؤ ہم تمہیں اپنے سینے سے لگانا چاہتے ہیں اس شخص کی بات ہم کر رہے ہیں اعلحضرتؒ اور لوگوں کو اصلوب سیکھایا حج کرنے کا حاجی بڑی محبت سے جاتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

اعلحضرت نے اس شعر میں حضور کی سیرت کو بیان کر دیا حضور ﷺ نے حضرت بلال کو کعبے کی چھت پر چڑھا دیا اور فرمایا اے بلال اذان دو فرمایا حضور اس وقت تو کعبے کو دیکھ کر اذان پڑھتا تھا اور اب تو کعبے کے اوپر کھڑا ہوں اب کیا کروں اب کدھر کروں اپنا منہ فرمایا اے بلال تو میری طرف اپنا منہ کر لے میری طرف چہرہ کر کے تم اذان دو حضور نے احادیث میں بیان کیا

وہاں جب آپ نے یہ جملے کہے ہوں گے مزاب رحمت کے قریب ہوں گے جب رہاں سے چھنٹے پڑھ رہی ہوں گے تو اس وقت آپ ان چھنٹوں کے نیچے جب وہ شعر لکھا ہوگا۔

ملے خوب مزاب رحمت سے خوب کرم کے چھنٹے اب مدینہ کو چلو ابر بہار دیکھو

وہاں جاؤ تمہیں پوری بہار ہی مل جائے گیا ور جب مدینے شریف کی صبح دیکھی ہوگی تو اس وقت کیا کہا ہوگا کہ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے بارا نور کا صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سارا گھرانہ نور کا

دوستوں نے مل کر کہا حضرت آپ بہت اچھے شاعر ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کم از کم تین زبانیں استعمال ہوں کوئی ایسی نعت لکھیں جس میں تین زبانیں استعمال ہوں اردو بھی استعمال ہو فارسی بھی استعمال ہو عربی بھی استعمال ہو یہ تین ربانیں اس وقت بڑی مقبول تھیں تینوں میں ہونی چاہیے آپ نے کہا ٹھیک ہے وقت کتنا ہے شام تک لکھ دیں کہا ٹھیک ہے کہا شام تک نہیں ابھی لے کر جاؤ بیٹھو ادھر اسی وقت لکھا آپ کا عربی کلام ہے۔

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

ہے ہی نہیں آپ کی کوئی مثال میری نظر میں آگے فارسی کا جملہ تیرے جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا ہے آگے اردو کا کہ جتنے سر پر تاج ہیں اللہ نے سارے آپ کو پہنا دیئے حد کر دی تینوں زبانوں میں لکھ کر آخر میں اپنے بارے میں جملہ کہہ گئے یہ تو جو میرے دوستوں نے مجھے محبت سے کہا تھا

بس خامہ خام نوائے رضا۔۔ یہ میری آواز جو ہے یہ بالکل عام سی ہے

بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ میرا

ارشاد حبہ نطق تھا یعنی ارشاد نافذ ہو گیا مجھ پر لاچار پڑا اس راہ جانا نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے قلم اٹھا دیا کیونکہ میرے دوستوں نے کہا تو میں اس طرف آ گیا ہوں یہ میرا رنگ نہیں ہے نہ میرا یہ طرز ہے یہ ہیں اعلحضرت اس لیے عرض کی مقام ہمارے ذہن میں رہے اصل بات میں عرض کرنے لگا ہوں جو سیرت سے سمجھ آتی ہے جو آپ نے مجددانہ کام کیا ہے جو آپ کی سیرت میں سب سے نمایاں پہلو ہے اس دور میں حضور علیہ السلام کی تنقص بہت زیادہ بڑھ چکی تھی آقا ﷺ پر توہین امیز جملے کہے جاتے بہت سارے لوگوں میں حضور ﷺ کے حوالے سے ایسے تصورات پائے جاتے تھے کہ لوگوں کے دلوں سے حضور کی محبت نکل چکی تھی لحاظہ آپ نے سب سے بڑا یہ کام کیا آپ نے تنقص رسالت کو ختم کر کے محبت رسالت کا درس دیا

یہ جو محبت رسالت کا درس تھا یہ اس دور میں آپ کا مجددانہ کام ہے اس سے پہلے کوئی ایسا کر نہیں سکا آپ نے تنقص رسالت لوگوں کے سامنے ختم کر کے حضور کی محبت کا پہلو اجاگر کیا اس کا پہلو بڑا خوبصورت انداز تھا جو آپ نے اختیار کیا دیکھو یاد رکھو

حضور ﷺ کی سیرت کے دو پہلو ہیں

ایک یہ ہے کہ آپ اللہ کے بندے ہیں دوسرا یہ ہے کہ آپ اللہ کے محبوب بھی ہیں

ایک ہی وقت میں حضورﷺ اللہ کے بندے ہیں اسی وقت میں آپ اللہ کے محبوب بھی ہیں۔ لحاظہ اللہ نے آپ کی زندگی میں سارے ہی دن رکھے ہیں بندگی والے دن بھی ہیں اور محبوبیت والے دن بھی ہیں آپ کے پاس بندگی والے بھی رنگ ہیں ساری ساری رات حضور اٹھ کر نماز پڑھا کرتے ساری ساری رات آپ نفل پڑھا کرتے تھے اور آپ کے پاؤں مبارک سوجھ جاتے تھے اور آپ روتے تھے اور کہتے تھے مولا میں تیری عبادت کا حق نہیں ادا کر سکا میں تیرے آگے جھکانے کا حق ادا نہیں کر سکا یہ حضورﷺ کا اللہ کی طرف بندگی ہے یہ حضورﷺ کا اللہ کی طرف بندگی کا انداز تھا کہ میں تیرا بندہ ہوں تیرا عام سا بندہ ہوں کبھی یہ فرمایا

مولا تو اپنا کرم مجھ پر کر دے مجھے علم عطا کر دے

ربی زدنی علما

''اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما''

کبھی یہ کہا مولا ایک دن مجھے بھوکا رکھ ایک دن کھانے کو دے تاکہ جس دن بھوکا رہو اس دن صبر کروں اور جس دن کھانا کھا لو تیرا شکر ادا کروں تو یہ حضور کے اللہ کی طرف انداز ہیں۔

قرآن میں کہا کبھی میں تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں۔ یہ بھی حضور نے کہا تو جب بندگی کا اظہار اللہ نبی کی زبان سے کرواتا ہے تو پھر یہ سارے انداز نظر آتے ہیں لیکن جب اللہ اظہار محبوبیت کا کرتا ہے تو پھر انداز بدل جاتا ہے اسی وقت اللہ نے بھی کہا کہ جب راتوں کو اٹھ اٹھ کر قیام کرتے تھے نہ پچھلے درس میں بتایا جس میں اللہ نے کہا کہ اے نبی تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر قیام نہ کیا کر تھوڑا آرام بھی کر لیا کریں تو ہمارا محبوب ہے تو ہمارا پیارا ہے اتنی لمبی عبادت نہ کر ہم تجھے آرام میں بھی دیکھنا چاہتے ہیں یہ اللہ کا نبی کے لیے محبت کا انداز ہے۔ اور ایک طرف کہا کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ دوسری طرف خدا کا حکم ہے اے نبی ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اسی نبی کو تم دیکھو تو وہ بکریوں کے پیچھے بھاگتا ہوا نظر آتا ہے مکے میں آپ بکریوں کو پالا کرتے بکریوں کے پیچھے بھاگا کرتے صحراؤں میں رہا کرتے اونٹوں کو آپ پالا کرتے اونٹوں کے پیچھے بھاگتے اور اسی زندگی میں محبوبیت کا درجہ بھی آتا ہے جہاں جبرئیل پیچھے رہ جاتے اور حضور آگے نکل جاتے ہیں معراج کی رات حضور اس سے بھی آگے نکل گئے تو یہ اللہ کا حضور کی طرف محبوبیت کا درجہ تھا۔ آپ نے اس دور میں یہ کمال کیا آپ نے کہا کہ تم حضور کی ابدیت کو حضور پر ہی رہنے دو تم اللہ کی محبوبیت دیکھو کہ اللہ کتنا پیار کرتا ہے نبی سے یہ آپ کا کارنامہ ہے اور اللہ نے حد کر دی نبی کی محبت میں ایسی آیتیں اتاری ہے کہ ان کا اگر کوئی محبت سے ذکر ہی کر دے۔

''اے نبی ہم نے تمہارے لیے ہر لمحہ پچھلے لمحے سے بہتر بنایا ہوا ہے''۔

''ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے''

اللہ نے اتنے اعلی جملے اتارے اللہ نے اس کی طرف توجہ دلائی اس کے لیے آپ کی شعری رنگ لائی کس کو پتہ تھا کہ بریلوی کے ایک چھوٹے سے شہر میں کوئی قلم سے کچھ لفظ لکھے گا اور وہ صدیوں تک پڑھے جائیں گے اور مصطفی جان رحمت پر لاکھوں سلام جب وہ جملہ لکھا ہو گا آج کتنے لوگ اس لفظ کو پڑھ چکے ہیں کتنے ہونٹ اس کو ادا کر چکے ہیں اور کتنی مسجدوں میں یہ کلمہ گونجتا ہے یہ کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس وقت بریلوی شریف میں جب آپ نے لکھا ہو گا لوگ کہتے ہوں گے یہ کون پڑے گا لیکن اللہ نے ان لفظوں میں ایسی تاثیر پیدا کر دی کہ اللہ تعالی نے ان لفظوں کی وجہ سے عقائد بھی درست کر دیئے اور محبت رسول کا درس بھی دنیا کو عطا کر دیا۔ یہ آپ کا مجدانہ کارنامہ ہے اگر اس وقت آپ یہ کارنامہ نہ دیتے تو حضورﷺ کی توہین اس قدر بڑھ چکی ہوتی تھی کہ لوگوں کے ذہنوں میں حضور کا تصور صرف بڑے بھائی جتنا رہ گیا تھا بس اتنی عزت کرو اس سے زیادہ عزت کرنے کی ضرورت نہیں ہے آج بھی بعض بدنصیب اس طرح کے جملے کہتے پڑتے ہیں۔

اعلحضرتؒ آپ کی ذات اقدس نے یہ کمال جو کیا کہ آپ نے توہین رسالت کو چھوڑوا کر محبت رسالت کی تعلیم عام کر دی وہ آج بھی آپ کی زندگی کا معاملہ آج بھی لوگوں کے سامنے ہے کہ لوگ جب بھی آپ کا کلام پڑھتے ہیں تو اسے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں اور ساتھ حضور کی محبت بھی دل میں بیٹھ جاتی ہے۔

؎ آج لے پناہ ان کی آج مدد مانگ ان سے کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان گیا

ایک شعر نے عقیدہ درست کر دیا حضورﷺ کی محبت میں آج آ جاتم کہتے ہو مدد نہیں کرتے آج مدد مانگ لے کل نہیں مانے گے اگر تمہیں اس وقت حضور کی شان نظر آئے وہاں تو مان بھی گیا تو اس کا فائدہ نہیں

؎ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے میرا دل بھی چمکا دے سب چمکانے والے

کہ اے نبی یہ جتنے ہیرے چمک رہے ہیں دنیا میں داتا صاحب لاہور میں چمک رہے ہیں معین الدین اجمیر میں چمک رہے ہیں پیر مہر علی اسلام آباد میں چمک رہے ہیں حضرت غوث اعظم بغداد میں چمک رہے ہیں سارے ولی مختلف شہروں میں چمک رہے ہیں عقیدے درست کر دیئے حضورﷺ کی محبت بھی دل میں ڈال دی۔

؎ برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت ہم بروں پر بھی برسا دے برسانے والے

مجرم ہوں آقاﷺ مجھے ساتھ لے لو کہ راستے میں ہیں مجھے جا بجا تانے والے

مولانا اشرف علی طانوی کی طرف اشارہ تھا انہوں نے اس دور میں عقیدے شروع کر دیئے کہ حضور سے نہ مانگو دور ہو جاؤ لحاظہ آپ نے کہا مجرم ہوں آقاﷺ مجھے ساتھ لے لو اعلحضرت کا علمی کمال اتنا بڑا ہے آپ حلیم اور بردبار شخصیت تھے آپ لوگوں کی تنقید پر ریکٹ نہیں کرتے تھے ایک دفعہ آپ کے پاس شاگرد بیٹھا ہوا تھا خط پڑھ رہا تھا ایک خط ایسا آیا کہ اس نے پڑھنے سے انکار کر دیا کہ اس طرح کے الفاظ میں اپنے استاد کے بارے میں نہیں بول سکتا۔ آپ نے کہا ادھر آؤ

صندوق میں سے ایک خط اٹھاؤ اور پڑھوتو اس میں لکھا تھا

میری جان اعلحضرت میرے جگر اعلحضرت میری آنکھوں کی ٹھنڈک اعلحضرت میرے مرشد اعلحضرت میرے دل کا چین اعلحضرت فرمایا پہلے جا کر ان کو ہار پہنا کر آؤ اور پھر جا کر اس کا سر پھاڑنا کہا بے وقوف ایسے نہیں ہوتا دنیا اسی طرح کی ہوتی ہے کسی کے پیچھے نہیں پڑتے اپنا وقت ضائع نہیں کرتے یہ جو اتنی محبت کرر ہے ہیں ان کو بھی تو جا کر مٹھائیاں دے کر آؤ کہا حضور سمجھ گیا ہوں لحاظہ آپ حیلم والے بردبار شخصیت تھی اللہ نے آپ کو بہت اعلی محبت زرافت دی ہوئی تھی آپ حاضرین کو کبھی بھی ایسا محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ آپ بہت بڑے علم دین ہیں ان کے قریب بیٹھ کر ایسے لگتا جیسے عام سا ہی انسان ہے بڑی پیار سے باتیں کرتے اپنے شاگردوں کو ہنسایا کرتے تھے مذاق مشہور تھا چھوٹی باتیں کرنا آپ کی عادت مبارکہ تھی۔

آپ لوگوں کو وقت دیا کرتے تھے اللہ نے آپ کو اتنا علمی مقام دیا تھا لیکن آپ سادہ رہتے تھے ایک آپ کی سفید قمیض ہوا کرتی تھی اور آپ سر پر سفید امامہ باندھتے تھے وہ بھی آپ ٹوپی استعمال نہیں کرتے تھے کپڑے کا باندھ لیتے تھے امامے کی شکل میں جیسے ہمارے احمد شہزاد صاحب باندھا کرتے ہیں میں ان سے کہہ رہا تھا یہ پتہ ہے کس کی سنت ہے مجھے کہنے لگے آپ باندھتے ہیں پڑتے ہیں پتہ ہے نیں آپ کو پتہ کریں یہ اعلحضرت کی سنت ہے سادہ طبیعت تھی۔ آپ سعید سے بہت پیار کرتے ہیں یہ آپ کی سنت بھی ہے۔ آپ کی سنت مبارکہ بھی ہے۔